مخطوطات کتب خانۂ دارالعلوم دیوبند

(از جناب سید محبوب صاحب رضوی کیٹلاگر کتبخانۂ دارالعلوم)

(۲)

تفسیر

۶۔ تفسیر کشاف۔ مصنفہ علامہ ابوالقاسم محمود بن عمر الزمخشری المتوفی سنہ ۵۳۸ھ، المکتوبہ سنہ ۵۸۶ھ سرورق پر بخط شکست یہ عبارت تحریر ہے:۔

"اشتری ہٰذا الکتاب بثمن قلیل العبد الضعیف النحیف فضل امام الخیر آبادی در شہر آگرہ سنہ ۱۲۰۲ھ تحریر شد"

اس عبارت کے نیچے موصوف کی مدور مہر لگی ہوئی ہے، تفسیر کشاف کا یہ نسخہ اس اعتبار سے خصوصی اہمیت رکھتا ہے کہ یہ مصنف کی وفات کے بہت ہی قریب زمانہ یعنی نصف صدی بعد کا لکھا ہوا ہے، نہایت صحیح نسخہ ہے اور نقل در نقل کے عیوب سے پاک ہے، دو جلدوں میں ہے، خط نہایت پاکیزہ ہے۔

۷۔ فتح الرحمٰن بترجمۃ القرآن۔ از شاہ ولی اللہ صاحبؒ۔ یہ حضرت شاہ صاحب کا فارسی قرآن مجید کا ترجمہ ہے۔ سنہ کتابت تحریر نہیں ہے مگر جہاں تک نسخہ کی ظاہری شکل وصورت کا تعلق ہے کہا جا سکتا ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے عہد کے قریب ترین زمانہ میں لکھا گیا ہے۔ خط پختہ اور صاف ہے، کاغذ کی ساخت دیسی ہے جو اس کی قدامت پر کافی روشنی ڈالتی ہے۔

۸۔ تفسیر فتح العزیز۔ مصنفہ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ دہلوی مکتوبہ سنہ ۱۲۳۶ھ فتح العزیز کا یہ نسخہ مصنف کی وفات سے تین سال قبل کا لکھا ہوا ہے۔

حدیث ورجال

۹۔ حصن حصین۔ یہ نسخہ سنہ ۱۰۲۶ھ میں مصنف کے اصل نسخہ سے نقل کیا گیا ہے۔ تاریخ

یت رجب المرجب سنہ ۱۰۲۶ھ تحریر ہے۔ ۲۰۷ ورق پر مشتمل ہے۔ خط بہت باریک ہے فی صفحہ ۱۹ سطریں ہیں۔

محلی شرح موطا۔ مصنفہٗ شیخ سلام اللہ بن شیخ الاسلام بن فخر الدین۔ سنہ کتابت مرقوم نہیں ہے۔ تاہم

سہ پُرانا نسخہ ہے۔ موطا امام مالکؒ کی یہ شرح بہت کمیاب اور نادر ہے۔ نیز فنی حیثیت سے بھی موطا

وسری شروح میں نمایاں خصوصیت رکھتی ہے۔ دو جلدوں میں ہے فی صفحہ ۲۳ سطریں ہیں ۸×۱۲

یج ہے، خط معمولی ہے۔

مصنّف ابن ابی شیبہ۔ کتب حدیث میں مصنف ابن ابی شیبہ نایاب کتاب سمجھی جاتی ہے، اس کے

ے نادر الوجود ہیں اور کسی کسی کتب خانہ میں پائے جاتے ہیں۔ دار العلوم کے کتب خانہ نے اس نسخہ کی

ت سنہ ۱۳۲۹ھ میں خود کرائی ہے، پہلی جلد ۵۰۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ نسخہ مشہور عالم مولانا ابو تراب رشید اللہ

سخہ سے نقل کیا گیا ہے، ½۷ × ۱۲ انچ کی تقطیع ہے۔ فی صفحہ ۲۱ سطریں ہیں۔

مصنف لابن عبد البر النمری الکوفی سنہ ۴۶۳ھ۔ کتب حدیث میں فنی حیثیت سے یہ کتاب نہایت

یت رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں نادر الوجو بھی ہے اور بہت کم کتب خانوں میں اس کے نسخے پائے جاتے

۔ افسوس ہے کہ کتب خانہ دار العلوم میں یہ نسخہ کامل نہیں ہے، ۶ جلدوں میں سے صرف ۴ جلدیں

ں پہلی اور پانچویں جلد موجود نہیں ہے۔ یہ چاروں جلدیں حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ

کتب خانہ سے دار العلوم کے کتب خانہ کو موصول ہوئی ہیں۔ دوسری جلد میں ۷۰۵ صفحات، تیسری

ں ۳۱۴ چوتھی میں ۲۳۵، چھٹی میں ۲۹۵ صفحات ہیں۔ ½۸ × ۱۳ انچ کی تقطیع ہے۔ خط صاف

عمدہ ہے۔ یہ کتاب کتاب التمہید کے نام سے موسوم ہے

مشکوٰۃ المصابیح۔ للشیخ ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب بغدادی۔ مشکوٰۃ کا یہ نسخہ عجیب و

یب ہے۔ اس پر سنہ کتابت (نہایت صاف ہندسوں میں) سنہ ۴۰۵ھ لکھا ہوا ہے۔ کاتب کا نام عبد الرحیم

جو پنجاب کے ایک غیر معروف قصبہ کا رہنے والا ہے۔ سنہ مذکور میں مشکوٰۃ کی کتابت کس طرح تسلیم کی جا سکتی

ہے جبکہ خود مشکوٰۃ کا سنہ تالیف وتدوین ۷۳۷ھ ہے۔ البتہ خط نہایت پاکیزہ اور عمدہ ہے، کاغذ مٹیلے رنگ کا ہے۔ کاغذ کی ساخت دیسی ہے۔ تقطیع ۷ × ۱۱ انچ ہے، ۴۸۸ اوراق پر مشتمل ہے۔ آخر میں فرد کی عبارت تحریر ہے:۔

"فی وقت چاشت روز چہار شنبہ فی التاریخ بست و دوم شہر محرم الحرام ۱۲۰۵ھ کتبہ فقیر عبدالرحیم پردنہ ملو کی صوبۂ پنجاب"

۱۴۔ النہایہ لابن اثیر (فی لغت الحدیث) مکتوبہ ۱۱۰۰ھ۔ نہایہ لابن اثیر لغت حدیث کی مشہور کتاب ہے، جو مصر میں چار جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ اس نسخہ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے کتب خانہ اور مطالعہ میں رہ چکا ہے۔ نیز اس پر خود شاہ صاحبؒ کے دستِ خاص کی لکھی ہوئی عبارت تحریر ہے۔ شاہ صاحب نے یہ نسخہ مکہ مکرمہ میں کسی شخص عبداللہ دمشقی سے تین سو روپیے میں خریدا ہے چنانچہ سرورق پر شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایں کتاب در مکہ مکرمہ بہ قیمت سہ صد روپیہ از عبداللہ دمشقی خریدہ شد۔ محمد ولی اللہ دہلوی"

سرورق ہی پر دوسری جگہ عربی میں بھی اسی مضمون کی عبارت مرقوم ہے۔

۱۵۔ الجواہر المضیہ۔ علامہ محی الدین ابو محمد عبدالقادر بن ابوالوفا محمد بن محمد بن نصراللہ القرشی الحنفی المتوفی ۷۷۵ھ کی تصنیف ہے جو طبقات حنفیہ میں سب سے پہلی کتاب شمار کی جاتی ہے۔ کاغذ کی ساخت اور رسم الخط کے اعتبار سے یہ نسخہ آٹھویں یا نویں صدی ہجری کا معلوم ہوتا ہے، خط کافی باریک اور غایت یکساں ہے فی صفحہ ۳۱ سطریں ہیں تقطیع ۸ × ۱۲ انچ ہے۔ جواہر المضیہ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد کا اسی نسخہ سے صحیح کیا گیا ہے۔

۱۶۔ تذکرۃ الحفاظ مصنفہ مرزا محمد بن رستم المخاطب بمعتمد خاں بن قباد الملقب بدیانت خاں مکتوبہ ۱۲۷۹ھ نوشتہ امیر محمد رامپوری، حفاظ حدیث کے حالات میں ہے اور نایاب ہے۔

(تاریخ) امیرنامہ (فارسی) تصنیف ساون لال بن ہرسکھ رائے، نوشتہ کندن لال ولد کشن چند حاشیہ پر ذیل کی عبارت تحریر ہے:-

"از حضور نواب صاحب بہادر بمقام ٹونک بہ شیخ عبدالرحیم عنائت شد در ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۸ھ"

نواب امیر خان بانی ٹونک کی وفات سنہ ۱۲۵۱ھ میں ہوئی ہے، اور سنہ ۱۲۶۸ھ میں نواب وزیر الدولہ نواب امیر خاں کا زمانہ ہے، اس لیے یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ نسخہ نواب وزیر الدولہ کا عطیہ ہے۔ اگرچہ خط کچھ زیادہ اچھا نہیں ہے مگر کتابت میں تکلف کا خاصہ اہتمام کیا گیا ہے۔ لوح زریں ہے ۲۹۵ ورق ہیں۔ آخر میں ذیل کی عبارت مرقوم ہے:-

"ایں نسخہ امیر نامہ مرقومہ بدستخط کندن لال ولد کشن چند باشندہ سکندرہ راؤ تحریر شد"

۔ خلاصۃ الاخبار تصنیف غیاث الدین ابن ہمام الدین۔ مکتوبہ سنہ ۹۹۸ھ نوشتہ سید محمود ولد جلال الدین داؤد الجشتی۔ ایران کی تاریخ ہے، خط نہایت پاکیزہ ہے، خلاصۃ الاخبار غالباً اب تک چھپی نہیں اور نایاب بھی ہے۔ لوح منقش اور زریں ہے، پہلے اور دوسرے صفحہ کو بھی زریں بنایا گیا ہے۔ ۴۹۰ اوراق ہیں۔ تقطیع ۶×۱۰ انچ ہے فی صفحہ ۲۱ سطریں ہیں۔

۔ مجمع الاخبار۔ مصنفہ ہرسکھ رائے ولد جیون داس مکتوبہ سنہ ۱۲۲۳ھ بخط مصنف

مجمع الاخبار کا مصنف شاہ عالم بادشاہ کے عہد میں گزرا ہے۔ مصنف نے اس ضخیم تاریخ کے ابتدا میں انبیاء علیہم السلام اور ملوک عجم کے اجمالی طور پر حالات بیان کیے ہیں، پھر ہندوستان کی تاریخ ہے۔ مجمع الاخبار بعض واقعات کے بیان کرنے میں دوسری تاریخی کتب سے منفرد ہے، مثلاً شیر افگن کے قتل کا سبب عہد جہانگیر کے بعد کی تاریخوں میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ "جہانگیر نے شیر افگن کو اس لیے قتل کرا دیا تاکہ اُس کی بیوی نور جہاں کو اپنے تصرف میں لا سکے"۔ اُن سب کے برخلاف مجمع الاخبار کا مصنف قتل کا سبب کچھ اور بیان کرتا ہے، چنانچہ وہ لکھتا ہے:-

درہیں سال قطب الدین خاں منصب پنجہزاری عزت افراختہ از تغیر راجہ مان سنگھ بصوبہ داری
بنگالہ و اُڑیسہ سرمایۂ افتخار و مباہات اندوخت چوں خود روئی و شرارت انگیزی علی قلی استاجو
مخاطب بہ شیر افگن کہ در بردوان جاگیر داشت بسمع اقدس رسید بہ قطب الدین خاں حکم
شد کہ اورا روانۂ درگاہ والا نماید واگر او راہ راست صلاح و سداد گزاشتہ بخیال باطل رہ سپر
طریق ناہنجاری گردد بسزائش رساند" ص ۳۲۲

۵۱۴ اوراق پر مشتمل ہے فی صفحہ ۱۵ سطریں ہیں۔ تقطیع ۶ × ۱۰ انچ ہے۔ خود مصنف کے قلم کی لکھی ہوئی ہے
جہاں تک معلومات کا تعلق ہے کہا جا سکتا ہے کہ کوئی دوسرا نسخہ کسی دوسرے کتب خانہ میں نہیں ہے

۲۰۔ مخزن الفتوح (فارسی) تصنیف بھگوان داس شیوپوری۔ مکتوبہ سنہ ۱۲۳۹ھ مطابق سنہ ۱۸۲۴ء بخط مصنف
ریاست اندور اور گوالیار کی تاریخ ہے، جہاں تک راقم السطور کی معلومات کا تعلق ہے یہ کتاب
کسی دوسرے کتب خانہ میں موجود نہیں ہے۔ اس میں مہاراجہ ہلکر اور سندھیا اور ان سے متعلقہ بعض
ایسے حالات مذکور ہیں جو دوسری تاریخوں میں نہیں ملتے۔ ۸۰۰ صفحات ہیں فی صفحہ ۱۳ سطریں ہیں۔

۲۱۔ آئینہ جلینی ترجمہ تاریخ یمینی۔ ابوالنصر محمد بن محمد الشہیر بالجباری نے عربی میں سلطان محمود غزنوی
کے حالات و فتوحات لکھے ہیں۔ مورخ مذکور سلطان محمود کا درباری مورخ ہے۔ حکیم وکیل احمد سکندری
نے تاریخ مذکور کا عربی سے اُردو میں ترجمہ کیا ہے، یہ نسخہ مترجم کا اصل مسودہ ہے، آخر میں فاضل
مترجم نے ترجمۃ المترجم کے عنوان سے مختصراً اپنے حالات خود اپنے قلم سے لکھے ہیں۔ یہ ترجمہ چھپ
گیا ہے۔

۲۲۔ تاریخ شاہجہاں۔ ۱۶ ورق کا ایک چھوٹا سا رسالہ ہے، مگر نہایت نادر الوجود ہے، مولانا
سید سلیمان صاحب ندوی نے اپنے مقالہ تاج گنج میں اس رسالہ کے بعض اقتباسات نقل کیے
ہیں جو علامہ موصوف کو کسی دوسری جگہ نہیں مل سکے۔

۲۳۔ تاریخ مالوہ۔ سرجان میلکم نے انگریزی میں مالوہ کی تاریخ لکھی ہے۔ پنڈت بھولا ناتھ نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا ہے، یہ نسخہ مترجم کا اصل مسودہ ہے۔ یہ ترجمہ ۱۸۵۲ء میں انگریزی سے اردو میں کیا گیا ہے اور عرصہ ہوا چھپ گیا ہے۔

۲۴۔ سوانح عمری حکیم وکیل احمد سکندرپوری۔ حکیم صاحب موصوف اپنی متعدد تصانیف اور تراجم کی وجہ سے علمی اور مذہبی حلقوں میں غیر معروف نہیں ہیں۔ موصوف کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادے مولوی جمیل احمد صاحب نے حکیم صاحب کا کتب خانہ دارالعلوم کو عطا فرمادیا ہے اس کتب خانہ میں ۱۹۶۰ کتب مختلف علوم وفنون کی مطبوعہ وقلمی تھیں، ان قلمی کتب میں اکثر کتب نایاب ہیں۔

حکیم صاحب موصوف نے اپنے سوانح حیات خود اپنے قلم سے لکھے ہیں، اس سلسلہ میں پہلے سکندرپور کی تاریخ ہے اور اس کے ذیل میں ۱۳ مشائخ اور ۱۵ علمار کے حالات بھی آگئے ہیں، جن میں مولانا عبدالعلیم لکھنوئی، مولانا عبدالحئی لکھنوی اور مولانا عبدالحق خیرآبادی کے سوا اور کسی بزرگ کے حالات دوسری جگہ نہیں ملتے۔ یہ مسودہ مصنف کے خود اپنے قلم کا لکھا ہوا ہے۔ ۸×۱۲ سائز ہے ۱۵۹ صفحات ہیں۔ آخر میں لکھتے ہیں "اس سوانح کو ختم کیا چاہتا ہوں تطویل کے خیال سے بہت سی باتیں چھوڑ دی گئی ہیں۔ کچھ بھولے سے چھوٹ گئی ہیں جن کا یاد آنا دقت سے خالی نہیں۔"

سُراغ عمر گذشتہ کا ڈھونڈھیے گر دتی   تمام عمر گذر جائے جستجو کرتے

(باقی آئندہ)